منشور محمدی

منشور رسولان ہمسایۂ غمام | باخاتم مہر آمد ۔ منشور محمدی | قدریہ بلاتوریہ اسمٰعیل بہجیل | گویا لا صفت دیبر نبوت ہو

نمبر ۱۹ | مورخہ ۱۲ ۔ رجب المرجب ۱۳۰۶ ہجری روز جمعہ | جلد ۲

لا الہ الا اللہ | منشی موحد | محمد رسول اللہ

صدیق وفاق وفت رسول
کلمہ سے اک تکلم فوجور کا
نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
نام رکھا شمس ہی انہار کا
تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
افترا بہتان والزام قبیح
اور خصوصاً ہین جو کالے پادری
سو فیوں تکیہ ہے بے نام و ننگ
کر کے تحریف سخن مین بل پیل
الامان ایصانع جرم کہن
دین متین اپنے مین ہم استوار

کھلتے تھے رحمۃ للعالمین پھول
یعنی ہر حیہ پاور مسیحا ہور کا
خار کے مانند حق کی راہ مین
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا
کرتے ہین توہین فخر انبیا
سرور عالم پہ ہنستے ہین سریر
تازہ نخوت چنکے سر پر چڑھی
جو ہر ذاتی کی کھلاتے ہین نگیں
رہ زن رہبر کو کہتے ہین عقیل
ماٹ بگڑی ہیلکا ہی جڑ گئی
ہین دل جانسوز محمد پر نثار

واضح ظلمت ہی یزدان خدا
سید الکونین ختم المرسلین
سارے جیون سے دل اپنا صاف ہی
خود رو دین کو خصومت ہی کھا
مذہب احمد ہی توحید احد
قال حق ہی قتل مولا شہ
ہی پدر فرزند پیدا وہ کند
آدم و حوا کا اک باپ تھے
وہ نہ کہلاتے کبھی ابن خدا
اک خدا کو تین مین کرنا حلول
خوف خالق ہے وہ اس شر کو

لا رہ منشور محمد مصلحت
آخر آمد بود فخر الاولین
بد نہانی شیوہ اجلاف ہی
چل سکیگا پر دہ ہر او برتی
شرک کو تثلیث کے کرتا ہی رد
باپ بیٹے ہی اللہ الصمد
ملغل را در مہد گویا او کند
قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے
ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا
ہی سراسر شرک نافہمی کی بھول
اک خدا کو تین تیرا مت کرد

الزام دین کیون نہو جب انکی مرشد وان نے کیا ہی تو
اونمین کیا باک ہے پس این کا جواب تو آیہ معروف
چنین گفتہ ہے دوسرے اونکا یہہ کہنا کہ شریعت محمدیہ
مین چند اقوال وافعال فرض ہین اور شریعت عیسویہ
مین تمام اقوال وافعال یک فرض ہین کوی قول و
وفعل شریعت حسن عیسویہ فرض نہین کہ شریعت
محمدیہ مین نہو پادریصاحب کے فعل کے فرضیت ثابت
کرین دیکھئے ہم اوسے قرآن مجید سے ثابت کرتے ہین ہا
نہین علاوہ اسکے پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ شریعت
عیسویہ مین تمام افعال واقوال فرض ہین محض غلط ہی
انجیل مین تو بالکل اسکے برعکس ہے عیسویہ کو تو سوای
چار حکم کے جمیع احکام معاف ہوگئے حواریون نے معافی
کا پروانہ دیدیا ہے چنانچہ اعمال کی ۱۵ باب مین ہی
۲۵ سو ہمنے مناسب جانا کہ مرد چنکو تمہارے پاس بھیجین
اور اپنی عزیزون برنابا اور پاؤل کو ۲۸ کیونکہ روح
القدس کو اور ہمکو بھی اچھا لگا کہ سوا اون کاموں کے
جو ضرور ہین تمپر زیادہ بوجھ نہ ڈالین ۲۹ کہ تم بتون
کی قربانی سے اور لہو اور مردار چیز کھانے سے اور
حرام کاری سے پرہیز کرو اون سے اگر تم اپنے تئین
محفوظ رکھوگے اچھا کروگے والسلام انتہی جای تعجب ہے
کہ انجیل تو کہہ رہی ہے کہ سوای چار حکم مسیحی کے زیادہ
بوجھ نہ ڈالا جائیگا اور پادریصاحب نے بوجھ ڈالا کہ
[illegible]

قرنیوت اسکا دعوا ہے [illegible]
کوئی اور انجیل نازل ہوگی ہمکو [illegible]
قول چہارم مصنف اور اظہار منصور [illegible]
فاسدہ پر حساب نہین امت محمدیہ کو معافی اگئی ہے
اقول پادریصاحب کا مطلقا نفی کرنا غلط ہے بلکہ
جو خیال فاسد دل مین جم گیا ہو اور اوس کے
کرنیکا عزم بالجزم ہوگیا ہو تو بیشک اسپر محاسبہ ہے
اگرچہ ظہور مین نایا ہو عالم خیال مین ہو قرآن مجید
مین ارشاد ہوا ہے ان تخفوا ما فی انفسکم او تبدوہ
یحاسبکم بہ اللہ۔ اگر چھپاؤ اپنے جی کی بات یا ظاہر کرو
اوسکو حساب لیگا اللہ یہہ صاف دلالت کرتی ہے
کہ دلی خیالات پر حساب ہوگا البتہ جو خطرات ایسے ہین
کہ اضطرارا قلب مین چلی آتی ہین اور پھر یہہ شخص خوف
خدا سے اوس خیال کو اپنے قلب سے دور کرتا ہے بیشک
اوسپر مواخذہ نہین ہمارے خدای رحیم وکریم نے اس لئے
معافی کا پروانہ بھیجدیا ہے اور کہدیا ہے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا۔ نہین تکلیف دیتا ہے اللہ کسیکو مگر
اوسکی طاقت کیموافق اور یہہ امر ظاہر ہے کہ خطرہ کا آنا
دینا کسی کے اختیار مین نہین اسکی رخصت واسوسے
بعید ہی کہ تکلیف مالا یطاق دی اور اسکے قبح پر جو دلایل
قایم ہین وہ اپنے محل پر مذکور ہین اگر پادریصاحب
چاہینگے تو وہ بھی ہم بیان کرینگے اس تحریر مین ہم
اپنے اختصار مین طول دینا نہین چاہتے فقط۔ راقم

غزل الحقیقہ

من تتبع فکر برگزیدہ روزگار و نبذہ دفتر ہای نامدار اینجانب
منشی محمد حسین صاحب المتخلص بہ محمود املا بجناب کنور صاحب

چیت سنگھ صاحب بہادر

بعد نعت سید المرسلین آغاز سخن
ہے یہی نسبت مغفرت احمد کا جو آغاز ہے

آمد مضمون بھی الہام کا انداز ہے
نعت وصف محمد آج کیا دمساز ہے

دمکش منقار آتش زن میری آواز ہے
ساز ہستی پر میرے ہر زخمہ زن روح بلال

ہر سخن مین میرے بانگ نماز راز ہے
نعت حضرت مین جوہر تار نفس ہے چاپکش

نالۂ موزون بھی اپنا تیر بے آواز ہے
شاعری آئین نہین ہرگز خدا آگاہ ہے

پیرو دلمین یہہ سروش غیب کی آواز ہے
کام بندہ کا نہین مداحی ممدوح رب

یہ بھی اک کار خدائی ہے خدا کو ساز ہے
منکشف کس پر ہوا ہی راز دان حق کا راز

جسنے جو انجام سمجھا ہے وہی آغاز ہے
ہر خدا ہی کسکو کل علم محمد پر عبور

ہان جو کچھ ہے آستانا پیر قرن جانباز ہے
واعظو نین ہے کہین شان ہدایت کا ظہور

خاکسار و پیر کہین باب ولایت باز ہے
کلم باطل مین کہین جز حق نہین باطل کا نام

دہ و نعتی طاہر ہی ہر سو ابراز ہے
طالبہ و بنان ابکہان ہین نعت خیر

حافظ شرق مقال راز ہے
اوج پرواز ملایک عرش اعظم ہے مگر

عاجز معجز ہے کل انبیاؤن کے لئے
عاجز معجز ہے کل انبیاؤن کے لئے

ذات ختم المرسلین وہ جامع اعجاز ہے
شبہی شب معراج بھی اک وصل کی شب کیا لکھون

عاشق و معشوق کا راز و نیاز و ناز ہے
ہے جو وحدت مین احد کثرت مین احمد ہے ولے

میم منفی مین مگر مخفی خدا کا راز ہے
غم نہین گو ہین کثیر روز افزون گناہ

انکی شاہین شفاعت کا بھی پنجگل باز ہے
اسم اعظم آپکا محمود رکھہ ورد زبان

غمگسار اپنا یہی ہے اور یہی دمساز ہے

غزل

طبعزاد سخنور نازکخیال شاعر شیرین مقال جناب منشی
ولیس محمد خانصاحب **ولیس** دام عنایتہ

مین ہون مداح اُس خوشبو بدن اور سرو قامت کا
چلن جسکا ہی سیدھا راستہ گلزار جنت کا

ہمیشہ کیون نہ دعوی اسکو جاگیر شفاعت کا
وہی سلطان دین کا مستحق مہر نبوت کا

ہوا ہی شوق کس امی لقب کی آج مدحت کا

ہی نازان ولیں ہر ہر حرف پیر ظرافت کا
مین گلہای مضامین اپنے باندہوان اور رنگت سے
ملے مجھکو جو یک تار غلاف اُس پاک تربت کا
مقام لاعلاجی مین رہیگا عیسیٰ مریم
کہن بیمار عصیان کے لئے ہی دین قیامت کا
یہ ہی وہ شافع محشر درود اللہ کا اوسپر
کہ دوزخ مین نہ ہوئیگا کوئی فرد اُسکی امت کا
سزاوار عقوبت ہوئیگا وہ ناسزا جس نے
نہ جانا رتبہ اُس دُرِ یتیم بحر رحمت کا
قضا آئی تک اپنی مین رہونگا نعت گوئی مین
ادا مقدور بھر مجھ سے ہو تا حق اس عبادت کا
نظر آئی نہ روز حشر کی صورت ابھی ہے ہے
مین ہون مشتاق رویت کا مین ہون مشتاق دیدن کا
نکیون روشن ہو دین مصطفےٰ مشرق سے مغرب تک
مہ کنعان تھا یک ذرہ اُسی خورشید طلعت کا
در شاہ دو عالم پر جو پہنچا دے تو بھر پایا
نہین سایل مین یا اللہ تجھ سے اور دولت کا
جلے اُس سے یہ دل منکرونکی کیون نہ جمعیت
حقیقت مین وہ یک شعلہ تھا نور شمع وحدت کا
کہے ای ولیں دل اپنا نکیون گل کی روش ہر دم
بند حار ہتا ہر روز و شب تصور کسکی صورت کا

غزل بجواب مسترا مداد حسین عیسائی

من بجو مرثیہ سید عبد الی صاحب سبزواری

نقد کا مالک فقط وہی خدا ہے
قلم تو بت کیا۔ کیا ترمرتبا ہے
نبی افضل النبیین اُنکی امت
محمد وہی سرور انبیا ہے
حبیب الٰہی شفیع دو عالم
شفیع دو عالم نبی الورا ہے
کلام خدا ہے کلام محمد
کلام محمد کلام خدا ہے
ہوا جسکے باعث ہے ایجاد عالم
حبیب خدا اشرف انبیا ہے
خبر دی تھی عیسیٰ نے آمد کی جسکی
قسم حق کی یہ وہ رسول خدا ہی

نہین رہبر دین سوا محمد ؐ
وہی رہبر دین وہی رہنما ہی
سر عرش پر جسنے نعلین چھوڑے
وہی برگزیدہ وہی مصطفےٰ ہی
نہ کیون ہو سیاہی تثلیث کافور
کہ خورشید توحید جلوہ نما ہے
نظر شان اسلام کیون آوی اوسکو
ضلالت کا آنکھون پہ پردہ پڑا ہے
نہین ہمکو مقصود مشن کا ٹکڑا
ہمارا بڑا دینے والا خدا ہی
محض بوالفضول اسکو ہم جانتے ہین
کہے جو مسیح بن مریم خدا ہی
محمد کا کیا جانے ہی مرتبہ وہ
ازل سے جو دوزخ کا کندا بنا ہے
ہمین راہ اسنے بتائی وہ سیدھی
چلا جو کہ جنت کا جویا ہوا ہے
ترا رد و دانش ہی بتاتا
تو اعلیٰ ہے عیسیٰ کا کم مرتبا ہی
الٰہی بحق شفیع دو عالم
گنہ کی ہو بخشش یہی التجا ہی
گدایان مشن کو ہو وے ہدایت
کہ اسبز واری یہی مدعا ہے

چاند مراج پریس میں واقع معسکر بمطبوعہ مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا

دعوت تیرے تئین رکھتا ہی
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین دین
مرغ و ماہی سیم و زر ہی چیز
عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال
چاہتے ہو گر نجات آخری
چھوڑ دو شیوہ مہری یہی ہی بھائیو

دین فقط وہ اک پختہ ہی تئین
دین حق ہے اسکو بہرہ ہی نہین
سر بلندی ہو رہی ہے تیز تر
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
دین احمدی کرو تم پیروی
بحث ناحق مشکرو کلمہ پڑھو

دو شخصون کا مسلمان ہونا

لالہ گوبند پرشاد صاحب عمر بست سالہ ولالہ جی لال شا صاحب مہاجن و بردروازہ لالہ چیدالال صاحب کہ دو برادر حقیقی اون کے لالہ ہلاس رائے صاحب و لالہ بنجتاور لال صاحب رئیس ساکن موضع انندپور تھانہ قصبہ کانتھ ضلع شاہجہان پور اور لالہ رام پرشاد صاحب عمر نوزدہ سالہ ولد لالہ کشن لال صاحب برادرزادہ لالہ منگلی لال صاحب مہاجن ساکن موضع مذکور چچازاد بھائی لالہ گوبند پرشاد صاحب کے کہ یہہ دونون صاحب اپنے گھر سے اسوہ ہین پانچ سال سے بتائید ایزدی خفیہ مسلمان ہوگئے تھے اور ایکسال ہوا کہ خاندان نقشبندی مین جناب حاجی محمد حسین صاحب سے بیعت کی اور لالہ گوبند پرشاد صاحب نے اپنا نام محمد ابراہیم پرشاد نے محمد اسمٰعیل رکھا اب یہ دونون بھائی دولت والدین کو ترک کرکے واسطے اعلان مذہب اسلام کے پاس مولوی احمد علی صاحب اپنے استاد

کے کلکتہ مین تشریف لائے۔ روز جمعہ ۱۰ ربیع الثانی کو اعلان مذہب اسلام کا کرکے مسجد واقع کولمو ٹولہ مین نماز جمعہ ادا فرمائی اور ابتک کلکتہ مین پاس مولوی صاحب موصوف کے مقیم ہین اور بارادہ زیارت حرمین شریفین فکر زاد راہ کی کر رہے ہین ہنوز کوئی نہ نکلی ہو کہ رد سادات عظام اہل اسلام کو انکی اعانت کرنا باعث اجر دنیا و عقبیٰ کا ہی پس جو صاحب عالی ہمت اس نیک کام کیواسطے جو کچھہ تدبیر زاد راہ کی فرما کر بھیجیں مولوی احمد علی صاحب گماشتہ شیخ الٰہی بخش صاحب تاجر جرم کے بھجوادین خالی از حسنات نہوگا اور صاحبان موصوفین کو بے تکلف پہنچ جائیگا۔ نور الانوار

کلکتہ

محلہ مرزاپور دہن پکر حیات خان کی لین مین ایک مسلمان مقرر عہدہ دار کے مکان پر بتاریخ ۱۴ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری روز جمعہ کو ایک عالم بے نظیر صاحب تاثیر ساکن مقصد بیر و نجات وعظ فرماتے تھے بیان معجزات و احوال شفاعت شاہ ملک رسالت سبکو مناتے تھے اتفاقاً ایک زن ہندو اسی محلہ سے کہین جاتی تھی جب محفل وعظ پر نظر پڑی استماع بیان معجزات و شفاعت رسول کائنات کرنے لگی آخر وعظ مین بحالت گریہ آہ سرد بھرنے لگی حاضرین محفل نے باعث پوچھا تو گویا ہوی کہ ہمارے کالی دیبی وغیرہ مین ایسی کرامتا دس

مقدمہ

تمہید بیان سبب اب بیشک معلوم ہوا کہ مسلمانون
کو دین برحق پر لگانے ہمارا دین فی الحقیقت کیا ہی اگر
ہمارے لوگون سے مخلصے مسلمان بناوگے تو اسکی
جزا خدا سے پاوگے اس دین کی صداقت مجھے معقول
ہی بلا شک اب ہمین اسلام قبول ہے مولوی صاحب
یہ سنکر یوسف نے اوسے مسلمان بنایا کلمہ پڑھا کر صاحب ایمان بنا
دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد خادم دین احمدی
محمد علی جملہ قسیسان نامدار و مسیحیان روزگار کی خدمت
مین عرض کرتا ہے کہ بعض صاحبون نے اندرون دین
اسلام چھوڑکر مذہب عیسوی اختیار کیا مگر فقط ترک
اسلام پر اکتفا نہ کی بلکہ از راہ تعصب یا کسی غرض
دنیاوی کی بہت کچھہ شور و شر مچایا اور کچھ تحریرین
رد اسلام مین لکھہ کر خوب ناواقفون پر زور علم جتایا
بنظر اول ان لوگون مین پادری عماد الدین ہین انہون
نے کئی کتابین مناظرہ اہل اسلام مین تصنیف کین مگر
بفضلہ تعالی سبکا جواب باصواب پا چکے بلکہ ایک ایک
کتاب کے متعدد جواب دئی گئی اور بعض پر چہ اخبار
مین بھی کچھ انکی اغلاط اور افترے مطبوع ہوئی الحمد للہ
علی احسانہ کہ اہل اسلام باوجود اس پریشان حالی اور
بے اطمینانی کی کیا کچھہ کر رہے ہین اسکو موآئید
ربانی کہی اور کیا کہا جائے الغرض پادری عماد الدین
کی تصنیفات کی کیفیت تو ہر خاص و عام اہل انصاف

پر بخوبی ظاہر ہو گئی اور مکالمہ انکی قلعی کھل گئی اگر
پادری صاحب کچھہ بھی انصاف کرینگے تو دین میسوی سے
تائب ہو کر پھر کبھی موہنہ نہ کرینگے اب نمبر دوم مین
پادری صفدر علی ہین جنکی تصنیف تیاز نامہ ہی ہین
کتاب پر پادری صاحب کو نہایت فخر ہے جو صاحبون
کی نظر سے پرچہ مراقط مجتبائی گذرا ہے - اونہون نے
دیکھا ہوگا کہ پادری صاحب نے کیسے کچھ لن ترانیان
ہانکی ہین اور اوس نامہ کو کیسا مایہ فخر سمجھا ہے بعض
اونکی ہم مشرب کم مایہ بھی ایسا ہی کچھہ سمجھتے ہین چنانچہ
پادری کرم مسیح نے اپنے خط مین لکھا تھا کہ تیاز نامہ کا
جواب ہندوستان سے لیکر مکہ مدینہ تک کسی نے
نہین دیا مگر منشا اس فخر و مباہات کا اونکے لاعلمی ہی
معلوم ہوتا ہی کہ اب تک اونہین خبر نہین کہ اہل اسلام
نے بخوبی اس کتاب کا قلع و قمع کر دیا ہی واہ بیخبری
ایشان شاید انکی نظر سے کوئی جواب گذرا نہوگا
اسیوجہہ سے اونہون نے اسقدر خود ستائی اور افتخار
کیا سچ ہے جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے سے نہین
نکلتا اپنے برابر کسی کو نہین سمجھتا خیر جوابات کاملی
تو جسوقت مطبوع ہونگے تو ناظرین کے ملاحظے سے
گذر ینگے پادری صاحب بھی دیکھہ لینگے مگر بالفعل
یہہ خاکسار چاہتا ہے کہ مجملا کچھہ اوسکی کیفیت اعلان
حق پر ظاہر کرے اور اہل انصاف پر اونکی طمع کاری
کھولدے تاکہ کم مستعد و متلاشی حق اس سنگ راہ سے

مخالف اس دین کی بیخ کنی پر مستعد ہوتا ہے وہ اپنی
ہی پیر پر تیشہ مارتا ہوا اور اپنی زبان سے اوسکی بیخ
اوکہاڑتا ہے اور آخر کار اس مقولہ کا مصداق ہوتا ہی
ع زبانِ تو آخر زبانِ توشد ۔ چنانچہ پادری
صفدر علی اور پادری عماد الدین کا حال اسکات ہذی
پادری عماد الدین کا ایک ایک مقولہ دین عیسوی کے
بیخ کنی کو کافی ہی جیسا کہ تحقیق الایمان صفحہ ۴ مین ایک
قول ہی ای بھائیو کیون تعصب پر کمر باندہی ہے ذرا
انصاف کرو اور عقل کی نگاہ سے دیکھو کہین کفارہ
کے سبب سے نجات ہوسکتی ہے بھلا کس عاقل کے ذہن
مین آتا ہی کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسیکو ملے کیسی
عقل پر پردہ پڑے ہین کہ اگر خداوند کریم اپنی رحمت
واسطے کیسکے گناہ عفو کردے تو مخالف عدل ٹہرے
اور اگر تمام جہان کی گناہون کے بدلے اپنے بیٹے
کو سزا دے تو اوسکے عدل مین کچہہ بھی شبہ نہ لگے بلکہ
عین عدل ٹہرے بھلا اگر کوئی کسی بادشاہ کی
چوری کرے یا اور کسی گستاخی سے پیش آی اور
بادشاہ اوسکے گناہ کو یون تو معاف نکرسکے بلکہ اپنے
پیارے بیٹے کو اوسکے عوض قید کردے یا پھانسی دیدے
اور اس چور کو چھوڑ دے تو کون شخص اوس بادشاہ
کو منصف کہیگا بلکہ تمام ملک مین اوسکے ظلم کا شہرہ
ہوجائیگا اسعلاوہ علم کے سب اوسکو سفیہ اور بیوقوف
کہینگے یہ کون عقل کی بات ہے کہ چور کے بدلے اپنے

بیٹے کو سزا دینا ۔ یہی طرفداری اور انصاف نہین
ہے کہ اگر گناہ بندون سے ہوا تو بیٹا بیگناہ
رہین اور جب وہی گناہ بیٹا اپنے ذمہ لیلے تو فقط
تین دن سزا پاوے پادری صاحب حضرت محمد الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے گنہگار رونگا
نجات پانا طرفداری بتاتے ہین اور خلاف انصاف
جانتے ہین اور اسے طرفداری نہین جانتے سبحان اللہ
کیا انصاف ہی ای عزیز دغور کرو اور خدا کی رحمت
کیطرف دوڑو بغیر تصدیق بنوت خاتم النبیین شفیع
المذنبین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز
نجات نہین ہوسکتی یہہ جو تمنے انوکہی راہ نجات کی
نکالی ہے یہ ہرگز کام نہین آنے کی ۔ انی تبرأ الذین
اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بہم الاسباب
اب مین پادریصاحب کے چند اقوال نقل کرتا ہون
جس سے پادریصاحب کی نافہمی اور دروغ گوئی اظہر من
الشمس ہوجائیگی اور ناظرین بخوبی دریافت کرلینگے
کہ نیاز نامہ مین کیسے خرافات اور جھوٹے روایات
بھری ہین قول اول صفحہ ۴ مین ہے جسنے کلمہ
پڑہا اوسپر آتش جہنم حرام ہی اقول یہ محض افترا ہی
اہل اسلام ہرگز یہ عقیدہ نہین بلکہ قرآن وحدیث
مالا مال ہین کہ فساق وفجار کو سزا ہوگی خداوند تعالی
اپنی کلام مقدس مین فرماتا ہی اِنَّ الفجار لفی جحیم
بیشک گنہگار جہنم مین پڑینگے اور بعض مقام پر کسی

ناحق کرے وہ پیرو جیدان ہے قولہ تعالی ومن یقتل مومنا متعمدا
فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا۔ جسنے قتل کیا کسی مومن کو قصدا
اوسکا بدلہ جہنم ہے اور وہ اسمین مدت تک رہیگا۔
اور عیسائین اس قسم کے بہت ہین چنانچہ ایک عیسائی
ہمن آیا ہے کہ جو عالم اپنی علم سے نفع نہ اٹھاوے قیامت
کے روز اسپر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور عقاید
کے کتابون مین صراحتہ لکھا ہے ویجوز العقاب علی الصغیرۃ
یعنے صغیرہ گناہ پر عذاب ہوسکتا ہے جب ہمارا یہہ
عقیدہ ٹھہرا کہ صغیرہ گناہ پر بھی عذاب ہوسکتا ہے
پھر اسکی کیا معنی کہ جسنے کلمہ پڑھا اوسپر آتش جہنم
حرام ہے قول دوم اگر کوئی شخص کسی حکم شرعی کے
خلاف عمدا کرتا ہے اسپر ایک گناہ محسوب ہوتا ہے
اور جو اس گناہ کو نادانی اور ناواقفیت سے کرتا ہے
اسپر دو گناہ ہوتے ہین اقول اول تو ناظرین
ملاحظہ کرین کہ پادریصاحب بے پر کی اوڑاتے ہین نہ کسی
آیت کا حوالہ ہے نہ حدیث کا نشان ہے جو مونہہ مین
آتا ہے بے سمجھے بوجھے کہدیتے ہین دوسری یہ کہ پادری
صاحب کی غرض یہہ ہے کہ تعلیم انجیل و قرآن مین
اختلاف بیان کرین یعنے انجیل سے تو یہ امر ثابت ہے
کہ جو جان بوجھکر گناہ کرتے ہین اونپر زاید عذاب ہوگا
اور ناواقفون پر کم اور قرآن و حدیث سے برعکس
اسکے ثابت ہوتا ہے مین کہتا ہون کہ یہہ محض غلط ہے
بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ جان بوجھکر

گناہ کریگا اوسکی باز پرس ہوگی اور بغیر جان بوجھ
کسی اجتہاد امر مباح الذی جاء کن من الملک
ملک من الله من ولی ولا نصیر۔ اور سورہ احزاب
مین ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ
یضاعف لہا العذاب ضعفین الخ اور مشکوۃ مین ابن
عباس سے مروی ہے۔ اشد الناس عذابا یوم القیامۃ
عالم لم ینفع یعلمہ ان آیات وحدیث سے ظاہر ہے کہ
اگر اہل علم و فضل مرتکب گناہ ہون تو اونکو زیادہ
عذاب ہوگا قول سوم انجیل مقدس مین ارشاد
ہوا کہ اگر کوئی شخص نیک کام کرنیکی طاقت رکھتا ہو
اور نکرے تو وہ بھی گنہگار ہوتا ہے مگر شرایع محمدی کے
بموجب سوای چند اقوال و افعال مخصوصہ کے فرض
نہین ہے اقول یہان پادری صاحب نے دو جھوٹ
بولے پہلا یہ ہے کہ اونہون نے ایک حکم فخریہ انجیل سے
نقل کیا اور پھر استدراک کرکے شریعت محمدیہ کو اوسکے
معرا بنایا مین اونہین پوچھتا ہون کہ شریعت محمدیہ مین
یہ حکم نہین کہ جو شخص باوجود طاقت رکھنے کے احکام الہی
نہ بجالائے تو گنہگار ہوگا کیا پادری صاحب کو معلوم
نہین کہ جو شخص باوجود طاقت رکھنے کے نماز نہ پڑہے
یا روزہ نذر رکھے یا محتاجون کو نہ دے تو بموجب
شریعت محمدیہ کے گنہگار ہوگا پھر کسطرح پادریصاحب
شریعت محمدیہ پر اس حکم کی نفی کرتے ہین کیا اونکا ایمان
اوسیکو متقاضی ہے کہ جھوٹے باتین بنا کر دوسرون کو